بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسائل عید الاضحیٰ

و

قربانی

جمعیۃ مرکزیۃ تبلیغ الاسلام

۹۸/۷۲ ناظر باغ۔ کانپور

۱۳۹۱ھ
۱۹۷۲ء

مطبوعہ :- آوازِ وطن پریس پریڈ کانپور

مسائل عید الاضحیٰ و قربانی

فضائل وتاکید

عید الاضحیٰ کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے :۔ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عمل ابن آدم یوم النحر احبَّ الی اللہ من اھراق الدم وانہ لیاتی یوم القیامۃ بقرونہا واشعارھا واظلافہا وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بہا نفساً (ترمذی وابن ماجہ) ترجمہ :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عید الاضحیٰ کے دن ابن آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کی نظر میں قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنے سے زیادہ محبوب نہیں، یقیناً یہ مذبوحہ جانور قیامت کے روز اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئیگا اور یقیناً یہ خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو جاتا ہے، تمہارے نفوس قربانی میں خوشی محسوس کریں۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماھذہ الاضاحی، قال سنۃ ابیکم ابراھیم علیہ السلام، قالوا فما لنا فیہا یا رسول اللہ، قال بکل شعرۃ حسنۃ، قالوا فالصوف یا رسول اللہ قال بکل شعرۃ من الصوف حسنۃ (احمد وابن ماجہ)

ترجمہ :۔ بعض صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا : اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ قربانی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا

یہ تمہارے باپ ابراہیم (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کی سنت مبارکہ ہے صحابہ رضؓ نے عرض کیا اس میں ہم کو کیا ثواب ملے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اُون کے بدلے میں کیا ثواب ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ہر اُون کے روئیں کے بدلے میں ایک نیکی کا ثواب ہے۔

تکبیر تشریق

نویں ذی الحجہ سے لے کر ۱۳۔ ذی الحجہ کی عصر تک مسنون ہے۔ ہر فرض نماز کے بعد یہ تکبیر پڑھے، اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد۔ اگر امام بھول جائے تو مقتدی بلند آواز سے یاد دلائیں۔

بعض مسنونات و مستحبات عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ کے دن ذیل کے امور مسنون و مستحب ہیں:۔ (۱) مسواک کرنا، (۲) غسل کرنا (۳) نئے یا دھلے کپڑے پہننا (۴) خوشبو لگانا (۵) پیادہ یا عیدگاہ تک جانا (۶) عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ نہ کھانا (۷) عیدگاہ جانے سے پہلے گھر میں یا عیدگاہ میں نماز سے پہلے یا بعد کوئی نفل نماز نہ پڑھنا (۸) عیدگاہ ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا (۹) راستہ میں بلند آواز سے تکبیر پڑھتے جانا، عیدگاہ پہونچ کر تکبیر پڑھنا بند کر دینا۔

ترکیب نماز

"نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز عید الاضحیٰ واجب مع چھ تکبیروں کے اس امام کے پیچھے"، امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر باندھ لو، پھر ثنا پڑھو یعنی سُبحانک اللّٰھم آلخ (آخر تک) پھر امام کے ساتھ دو مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اور اللّٰہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دو،

تیسری مرتبہ ہاتھ باندھ لو۔ اب امام قرأت کرے گا۔ چپ چاپ سنتے رہو، پھر اس کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرو اور پہلی رکعت پوری کرو۔

دوسری رکعت میں امام قرأت کے بعد تکبیر کہہ کر ہاتھ اٹھائے گا اور چھوڑ دے گا، اسی طرح تم بھی اُس کے ساتھ تین تکبیریں پوری کرو۔ چوتھی تکبیر بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے کہہ کر امام کے ساتھ رکوع میں جاؤ اور دوسری رکعت بھی پوری کرو۔ نماز ختم ہونے کے بعد امام خطبہ پڑھے گا۔ نہایت صبر و سکون سے خطبہ سنو، اگر سُنائی نہ دیتا ہو، تو بھی با ادب خاموش بیٹھے رہو۔

مسائلِ نماز نماز عید صرف مردوں پر واجب ہے، وہ بھی باجماعت، ایسے بچوں کو عیدگاہ میں لانا جائز نہیں جو روئیں یا پیشاب پاخانہ کر دیں، یا نمازیوں کے آگے سے گذریں اور کھیل کود کریں، نابالغ لڑکوں کو مردوں کے بعد پچھلی صفوں میں کھڑا کیا جائے، بالعموم ان کی وجہ سے صفیں خراب ہوتی ہیں اور نماز مکروہ ہوتی ہے۔

مسائل قربانی

قربانی اصطلاح شرع میں عبادت کی نیت سے کسی خاص وقت میں جانور کے ذبح کرنے کو کہتے ہیں

قربانی کس پر واجب ہے جس مقیم مسلمان (عورت یا مرد) پر صدقۂ فطر واجب ہے اس پر بقر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے، نہ کرنے والا گناہگار ہوگا، قربانی واجب ہونے

کے لئے سال گزرنا شرط نہیں۔ صاحب نصاب وہ شخص ہے جس کے پاس ضرورت اصلی سے زیادہ ۲۱۲ گرام ۳۵ سینٹی گرام چاندی یا ۸۰ گرام ۴۸ سینٹی گرام سونا، یا اتنی ہی قیمت کا اور سامان ہو۔

(۲):۔ اگر کسی شخص پر قربانی شرعاً واجب نہیں ہے اور وہ قربانی کرے تو بڑا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

(۳):۔ نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں۔

(۴):۔ کسی پر قربانی واجب نہ تھی۔ لیکن اُس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اب اُس پر قربانی واجب ہو گئی۔

(۵):۔ یا کسی نے ذبحہ گاؤ کی ممانعت کی وجہ سے زندہ جانور صدقہ کر دیا، یا اُس کی قیمت فقراء کو دے دی تو واجب ادا نہ ہو گا۔

اوصافِ قربانی

قربانی کا جانور تندرست اور خوب موٹا تازہ ہونا چاہیے اگر جانور اندھا، کانا ہو یا کان، ناک، دم کا اکثر حصہ کٹا ہوا ہو یا ایسا لنگڑا ہو کہ چوتھے پیر سے چل نہ سکے یا اتنا دُبلا ہو کہ ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو، دانت نہ ہوں یا پیدائشی کان نہ ہوں، یا سینگ جڑ سے ٹوٹے ہوں تو ان کی قربانی جائز نہ ہو گی۔ دُنبہ، بھیڑ، بکری ایک سال کی، بھینس دو سال کی، اُونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے۔ چھ ماہ کا دُنبہ اگر سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو جائز ہے۔ جنگلی جانوروں کی قربانی درست نہیں۔ کسی نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا پھر بعد میں وہ عیب دار ہو گیا، تو اگر خریدنے والا مالدار ہے تو دوسرا جانور قربانی کرے

اور اگر غریب ہے تو وہی کافی ہے ۔

اوقاتِ قربانی شہری کے لئے ۱۰ ذی الحجہ نماز عید کے بعد اور دیہاتی کے لئے صبح طلوع ہونے کے بعد سے بارہ کے غروب آفتاب تک قربانی کا وقت ہے ، افضل تاریخ دسویں ، پھر گیارھویں ، پھر بارھویں ہے ۔

(۱) اگر کوئی بقرعید کے دن صاحب نصاب نہیں تھا لیکن بارھویں ذی الحجہ کو سورج ڈوبنے سے پہلے صاحب نصاب ہو گیا تو اس پر قربانی واجب ہے ،

(۲) :۔ اسی طرح اگر صاحب نصاب مسافر مقیم ہو گیا ، یا کافر مسلمان ہوا تو قربانی واجب ہوگی ۔

طریق قربانی قبلہ رُخ جانور کو لٹا کر اوّل یہ دعا پڑھے :۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ط اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط اس کے بعد اَللّٰهُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر تیز چھری سے فوراً ذبح کر دے اور بعد ذبح یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اگر دوسرے کی طرف سے ذبح کرے تو بجائے مِنِّیْ کے مِنْ فُلَانٍ کہے یعنی فلاں کی جگہ اُس کا نام لے ، جانور کے سامنے چھری تیز نہ کرے ،

کُند چھری سے ذبح کرنے، بلا ٹھنڈا ہوئے کھال اُتارنے، یا اُتروانے سے بچنا ضروری ہے۔

مصارفِ قربانی بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرکے ایک حصہ فقراء کو، دوسرا احباب کو، تیسرا اپنے لئے رکھیں

قربانی کی کھالوں کو خیرات کردینا چاہیئے اور اس کی قیمت صدقہ کردینا واجب ہے، اس کے مصارف زکوٰۃ کے مصارف ہیں۔ قربانی کی قیمت کو مسجد یا مدرسہ کی تعمیر، مرمت یا مدرسین کی تنخواہ، تجہیز وتکفین میں صرف کرنا جائز نہیں۔ قصّاب کی اُجرت علیٰحدہ سے دینا ضروری ہے، گوشت یا چربی، یا کھال اُجرت میں دینا نہیں چاہیئے۔

بھیڑ، بکری، وغیرہ کی قربانی صرف ایک آدمی کی جانب سے ہوسکتی ہے، بھینس، بھیلا، اونٹ وغیرہ میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں، سات سے زیادہ اگر شریک ہوں گے تو کسی کی جانب سے قربانی ادا نہ ہوگی۔

نوٹ:۔ یہ مسائل خود پڑھئے۔ مسجد میں پڑھ کر دوسرے مسلمانوں کو سنایئے، جہاں بات سمجھ میں نہ آئے، جمعیۃ کو خط لکھ کر معلوم کرلیجئے

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام

۱۹۲۳ء سے قائم ہے کسی شہرت و نمود کے بغیر اجتماعی طور پر خاموش خدمات انجام دے رہی ہے ، اس کے ساتھ ہر ممکن امداد و تعاون کیجئے ، اس کے منصوبوں کی تکمیل ، اپنے مستقبل کی تعمیر ہے ۔

(۱) اپنے اپنے مقام پر ایسے **دینی دعوتی حلقے** قائم کریں جو مقامی حالات کا جائزہ لے کر دعوتی طرز پر غیر مسلم حضرات میں کام کا آغاز کر دیں ۔

(۲) :۔ صاف ذہن پڑھے لکھے غیر مسلم احباب میں **دینی دعوتی لٹریچر** پہونچائیں اور مناسب موقع پر تبادلۂ خیال بھی کریں ، ایسے اشخاص کے نام و پتے دفتر جمعیۃ ہذا کو بھی روانہ کریں ۔

(۳) :۔ جمعیۃ کے دفتر سے **قرطاس رکنیت** طلب فرما کر خود بھی ممبر بنیں ، اور اپنے احباب کو بھی متوجہ فرمائیں ۔

عید الاضحیٰ کے اس مسعود و مبارک موقع پر چرم قربانی کی رقم سے جمعیۃ کے ساتھ تبلیغی جدو جہد میں تعاون فرمائیں جزاکم اللہ خیرا ۔

محمد عبد السمیع ندوی
معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام
۹۸/۲،۷ ناظر باغ ۔ کان پور